Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ امام محمد باقر علیہ السلام

Contact us on

0213 2253 606

امام باقر علیہ السلام، یکم رجب سال ۵۷ قمری میں مدینہ میں پیدا ہوئے۔[1]

امام باقر علیہ السلام، امام سجاد علیہ السلام اور فاطمہ بنت امام حسن کے فرزند ہیں۔[2]

آپ علیہ السلام کے القاب میں باقر العلم، شاکر، ہادی اور امین قابل ذکر ہیں جن میں مشہور ترین لقب، باقر ہے۔[3] آپ علیہ السلام کی معروف ترین کنیت، ابو جعفر ہے جبکہ منابع روائی میں آپ علیہ السلام بیشتر، ابو جعفر اول کہلاتے ہیں تا کہ ابو جعفر ثانی (امام جواد) کے ساتھ اشتباہ نہ ہو۔[4]

آپ علیہ السلام کی عظمت کے لیے وہ روایت کافی ہے جو جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جابر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"انك ستدرك رجلا من اهل بيتى،

اسمه اسمى وشمائله شمائلى، يبقر العلم بقرا"

اے جابر! تم میرے اہل بیت علیہم السلام کے ایک مرد سے ملاقات کرو گے جس کا نام، میرا نام اور جس کا حلیہ میرا حلیہ ہو گا اور وہ علم کو ایسے چیرے گا (تجزیہ و تحلیل

[1] طبرسی، إعلام الوری، ۱۴۱۷ق، ج۱، ص۴۹۸

[2] مفید، الارشاد، ۱۴۱۳ق، ج۲، ص۱۵۵

[3] جلاء العیون، ۱۳۸۲ش، ص۸۴۹

[4] کشف الغمہ، ۱۴۲۱ق، ج۲، ص۸۵۷

کرے گا) جیسے چیرنے کا حق ہے جب جابر کی ملاقات امام علیہ السلام سے ہوئی تو اس نے یوں سلام پہنچایا: ''بابی انت و امی، ابوك رسول الله یقرئك السلام''

ترجمہ: میرے ماں باپ آپ علیہ السلام پر فدا ہوں، آپ علیہ السلام کے جد بزرگوار، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہ السلام کو سلام پہنچایا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: علی رسول الله السلام ما قامت السماوات والارض وعلیك السلام یا جابر بما بلغت السلام۔

ترجمہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو جب تک زمین و آسمان باقی ہیں اور تجھ پر بھی سلام جس نے اس پیغام کو پہنچایا۔[1]

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ ہمارے اماموں کے نام یہاں تک کہ ان کے القاب بھی حدیث لوح کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عطا کردہ ہیں نیز اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں امام باقر علیہ السلام کی عظمت بھی ثابت ہوتی ہے کہ جس کے آنے کی خوشخبری آپ علیہ السلام کی ولادت سے ۵۰ سال پہلے دی اور آپ علیہ السلام کے علمی مقام کو بھی اسی وقت بیان فرمایا۔

---

[1] مناقب، ابن شہر آشوب، ج۵، ص ۲۱۲

امام باقر علیہ السلام سے پہلے والے آئمہ کے دور میں، خاندان عترت و طہارت کے خلاف کی گئی تبلیغات اور لوگوں کو ان سے دور رکھنے کی سرکاری سر توڑ کوشش کی وجہ سے ایسے مواقع فراہم نہ ہوئے جن میں آئمہ علیہم السلام، لوگوں تک علم پہنچاتے لیکن امام باقر علیہ السلام کے دور میں بنو امیہ کی حکومت کی کمزوری اور بنو عباس کے سر اٹھانے کی کشمکش میں وہ سنہرا موقع فراہم ہوا کہ آپ علیہ السلام نے عالم اسلام اور تشیع کی سب سے پہلی یونیورسٹی کی بنیاد رکھی جہاں مختلف شعبوں فقہ، تفسیر و اخلاق وغیرہ پر درس دینا شروع کیا۔ علم کی یہ ترقی اور پیش رفت باعث بنی کہ آپ علیہ السلام کے بارے میں یوں کہا جائے"ولم یظهر من ولد الحسن والحسین من العلوم ما ظهر منه من التفسیر والکلام والاحکام والحلال والحرام"۔ ترجمہ: حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی اولاد میں تفسیر، کلام، احکام اور حلال و حرام میں کسی سے ایسے علوم ظاہر نہ ہوئے جو امام باقر علیہ السلام سے نمودار ہوئے۔[1]

اسی بنا پر امام علیہ السلام کے مکتب میں بڑے نامور شاگردوں نے تربیت پائی جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: جابر بن یزید جعفی، کیسان سجستانی، ابن مبارک، زہری،

[1] مناقب ابن شہر آشوب، ج۵، ص ۳۷۲

اوزاعی، ہشام ابن حکم، ہشام ابن سالم قابل ذکر ہیں یہاں تک کہ ابو حنیفہ، مالک اور شافعی جیسے اہل سنت کے بزرگان نے بھی آپ علیہ السلام سے استفادہ کیا ہے۔ امام باقر علیہ السلام کی شہادت ۵۷ سال کی عمر میں، ہشام بن عبد الملک کے دوران خلافت میں اسی کے دستور سے واقع ہوئی۔[1]

امام باقر علیہ السلام نے وصیت کی تھی کہ جس لباس میں نماز پڑھتے تھے۔ اسی میں دفن کیا جائے نیز امام علیہ السلام نے یہ بھی وصیت کی تھی کہ دس سال منی میں حج کے ایام میں عزاداری کے مراسم برپا کیے جائے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام کو قبرستان بقیع میں اپنے بابا، امام سجاد علیہ السلام اور جد بزرگوار امام حسن علیہ السلام کے کنارے دفن ہوئے۔[2]

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی

[1] مفید، الارشاد، ۱۴۱۳ق، ج۲، ص ۱۵۸

[2] الکافی، ۱۳۸۸ق، ج۲، ص ۳۷۲